متفرق قواعد خلاصۃ النحو

مرتب: عبد الرحمٰن العطاری المدنی

قرینہ

قرینہ وہ چیز کہلاتی ہے جو بغیر وضع کے کسی شیٔ پر دلالت کرے۔ جیسے: أَكَلَ الْكُمَّثْرٰى يَحْىٰ. میں الْكُمَّثْرٰى کا از قبیل ماکول اور يَحْىٰ کا از قبیل اکل ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ يَحْىٰ فاعل ہے اور اَلْكُمَّثْرٰى مفعول ہے۔ اسی طرح ضَرَبَتِ الْفَتىٰ الْحُبْلىٰ. میں فعل کا مؤنث ہونا اس بات پر دلالت کرر ہا ہے کہ فاعل اَلْحُبْلىٰ ہے اور مفعول اَلْفَتىٰ ہے۔ پہلی مثال میں قرینہ معنویہ ہے اور دوسری مثال میں قرینہ لفظیہ ہے۔

جمع مکسر کے اوزان

۱. أَفْعَالٌ: أَفْرَاسٌ، أَقْوَالٌ.

۲. أَفْعُلٌ: أَفْلُسٌ، أَنْفُسٌ.

۳. فِعْلَةٌ: غِلْمَةٌ، صِبْيَةٌ.

۴. أَفْعِلَةٌ: أَرْغِفَةٌ، أَطْعِمَةٌ.

۵. فَعَلَةٌ: بَرَرَةٌ، كَفَرَةٌ.

۶. فُعَلَةٌ: نُحَاةٌ، قُضَاةٌ.

۷. فُعَّالٌ: كُتَّابٌ، حُرَّاسٌ.

۸. فُعَلَاءُ: عُلَمَاءُ، كُرَمَاءُ.

۹. فُعْلٌ: حُمْرٌ، فُلْكٌ.

۱۰. فُعَلٌ: لُجَجٌ، كُبَرٌ.

۱۱. فِعَالٌ: رِجَالٌ، هِجَانٌ.

۱۲. فَعْلٰى: مَرْضٰى، قَتْلٰى.

۱۳. فُعَّلٌ: رُكَّعٌ، سُجَّدٌ.

۱۴. فِعْلَانٌ: غِلْمَانٌ، نِيْرَانٌ.

۱۵. فُعْلَانٌ: لُحْمَانٌ، فُرْسَانٌ.

۱۶. أَفْعِلَاءُ: أَنْبِيَاءُ، أَوْلِيَاءُ.

۱۷. فِعَلٌ: فِرَقٌ، كِسَرٌ.

۱۸. فُعُوْلٌ: قُرُوْءٌ، قُرُوْنٌ.

۱۹. فَعَالِلُ: جَعَافِرُ، جَحَامِرُ.

۲۰. فَعَالِيْلُ: دَنَانِيْرُ، جَرَاثِيْمُ.

۲۱. مَفَاعِلُ: مَفَاسِدُ، مَنَازِلُ.

۲۲. مَفَاعِيْلُ: مَصَابِيْحُ، مَكَاتِيْبُ.

۲۳. فَعَائِلُ: عَجَائِزُ، صَحَائِفُ.

۲۴. فَوَاعِلُ: نَوَاشِزُ، شَوَامِخُ.

مضمونِ جملہ

کسی جملے کے مسند کے مصدر کو مسند الیہ کی طرف مضاف کر دینے سے جو معنی حاصل ہوتا ہے اسے "مضمون جملہ" کہتے ہیں۔ جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ کا مضمون جملہ ہے قِیَامُ زَیْدٍ. اگر مسند اسم جامد ہو تو اس کا مصدر جعلی بنا کر اسے مسند الیہ کی طرف مضاف کر دیں گے۔ جیسے: زَیْدٌ سِرَاجٌ کا مضمون جملہ ہے: سِرَاجِیَّۃُ زَیْدٍ (زید کا چراغ ہونا)

......وہ اسماء جو بغیر علامتِ تانیث کے مؤنث استعمال ہوتے ہیں (مؤنثات معنویہ)......

حَرْبٌ (جنگ) کَأْسٌ (پیالہ) فَلَکٌ (آسمان) نَعْلٌ (جوتا) بِئْرٌ (کنواں) نَابٌ (نوکیلا دانت) أَرْنَبٌ (خرگوش) أَرْضٌ (زمین) شَمْسٌ (سورج) یَدٌ (ہاتھ) رِجْلٌ (ٹانگ) أُذُنٌ (کان) عَیْنٌ (آنکھ) خَمْرٌ (شراب) مَرْیَمُ، زَیْنَبُ، ہِنْدٌ وغیرہ عورتوں کے نام۔ أُمٌّ، أُخْتٌ، بِنْتٌ، حَائِضٌ، حَامِلٌ، مُرْضِعٌ وغیرہ وہ اسماء جو عورتوں کے ساتھ خاص ہیں۔ سَعِیْرٌ، جَحِیْمٌ، سَقَرُ وغیرہ جہنم کے نام۔ صَبَا، قَبُوْلٌ، دَبُوْرٌ، جَنُوْبٌ، شَمَالٌ وغیرہ ہواؤں کے نام۔

اسمائے افعال

هَيْهَاتَ (دور ہوا) سَرْعَانَ (جلدی کی) شَتَّانَ (جدا ہوا) نَزَالِ (اتر) رُوَيْدَ (مہلت دے) بَلْهَ (چھوڑ) حَيَّهَلَ، هَلُمَّ، هَيْتَ لَكَ (آ) هَيَّا (جلدی کر) عَلَيْكَ (لازم پکڑ) أَمَامَكَ (آگے بڑھ) وَرَاءَكَ (پیچھے ہو) اِلَيْكَ (ہٹ) اِلَيْكَ عَنِّيْ (مجھ سے دور ہو جا) اِلَيْكَ الْكِتَابَ (کتاب پکڑ) دُوْنَكَ (پکڑ) عَلَيَّ بِهٖ (اُسے لا) قَطْ (رک جا) هَاتِ (لا) صَهْ (ابھی چپ رہ) صَهٍ (کبھی چپ رہ) مَهْ (ابھی چھوڑ) مَهٍ (کبھی چھوڑ) هَا (پکڑ) أُوْه، آهْ (اظہار تکلیف کیلئے) وَاهْ، وَاهَا، وَيْ (اظہار تعجب کیلئے) بَخْ (اظہار پسندیدگی کیلئے) أُفٍّ (اظہار بیزاری کیلئے) اٰمِيْنَ (قبول کر)۔

اسمائے منسوبہ (خلاف قیاس)

۱۔صَنْعَاءُ سے صَنْعَانِيٌّ	۷۔حَضْرَ مَوْتُ سے حَضْرَمِيٌّ	۱۳۔بَادِيَةٌ سے بَدَوِيٌّ
۲۔رَامَهُرْمُزْ سے رَامِيٌّ	۸۔سُلَيْمَةُ الْأُزْدِ سے سُلَيْمِيٌّ	۱۴۔رَبٌّ سے رَبَّانِيٌّ
۳۔طَبِيْعَةٌ سے طَبِيْعِيٌّ	۹۔شَعْرٌ كَثِيْرٌ سے شَعْرَانِيٌّ	۱۵۔أُمَيَّةٌ سے أُمَوِيٌّ
۴۔رُوْحٌ سے رُوْحَانِيٌّ	۱۰۔حَرُوْرَاءُ سے حَرُوْرِيٌّ	۱۶۔دَارِيَا سے دَارَانِيٌّ
۵۔حَرَمَيْنِ سے حَرَمِيٌّ	۱۱۔نَاصِرَةٌ سے نَصْرَانِيٌّ	۱۷۔طَيْءٌ سے طَائِيٌّ
۶۔عَبْدُ اللّٰهِ سے عَبْدَلِيٌّ	۱۲۔نُوْرٌ سے نُوْرَانِيٌّ	۱۸۔يَمَنٌ سے يَمَان

......افعال عاملہ، اسمائے عاملہ اور حروف عاملہ......

چھ قسم کے افعال عامل ہوتے ہیں: (۱)فعل معروف (۲)فعل مجہول (۳)افعال ناقصہ (۴)افعال مقاربہ (۵)افعال مدح وذم (۶)تعجب کے دونوں فعل۔ دس قسم کے اسماء عامل ہوتے ہیں: (۱)اسمائے شرط (۲)اسمائے افعال (۳)اسمائے کنایہ (۴)اسم فاعل (۵)اسم مفعول (۶) صفت مشبہہ (۷)اسم تفضیل (۸)اسم مصدر (۹)اسم مضاف (۱۰)اسم تام۔ اور سات قسم کے حروف عامل ہوتے ہیں: (۱)حروف ناصبہ (۲)حروف جازمہ (۳)حروف جارہ (۴)حروف مشبہہ بالفعل (۵)ما اور لا مشابہ بلیس (۶)لائے نفی جنس (۷)حروف نداء۔ (نحو میر)

وہ طریقے جن سے نکرہ محضہ نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے: ۱۔توصیف یعنی کسی نکرہ کی صفت ذکر کردینا:

رَجُلٌ عَالِمٌ جَالِسٌ، هٰذَا بُسْتَانٌ أَزْهَارُهُ جَمِيْلَةٌ، أَ رَجُلٌ فِي الدَّارِ أَمِ امْرَأَةٌ، شَرٌّ أَهَرَّ ذَا نَابٍ.

۲۔اضافت یعنی کسی نکرہ کو کسی اور نکرہ کی طرف مضاف کردینا: قَلَمُ وَلَدٍ ضَالٌّ. ۳۔تعمیم یعنی کسی نکرہ کو عام کردینا: مَا أَحَدٌ خَيْرًا مِنْكَ، تَمْرَةٌ خَيْرٌ مِنْ جَرَادَةٍ. ۴۔تقدیم یعنی نکرہ کی خبر کو مقدم کردینا: فِي الدَّارِ رَجُلٌ. ۵۔نسبت الی المتکلم یعنی کسی نکرہ کی نسبت متکلم کی طرف ہونا: سَلَامٌ عَلَيْكَ.

(کافیہ مع شرح فوائد ضیائیہ وحاشیہ الفرح النامی: ۱۵۴تا۱۵۷)

اسم کی علامتیں

۱۔الف لام کا داخل ہونا۔ ۲۔تنوین کا داخل ہونا۔ ۳۔حرفِ جر کا داخل ہونا۔ ۴۔جر کا داخل ہونا۔ ۵۔آخر میں تانیث کی تاء متحرکہ کا ہونا۔ ۶۔آخر میں یائے نسبت کا ہونا۔ ۷۔مثنی ہونا۔ ۸۔مجموع ہونا۔ ۹۔منادی ہونا۔ ۱۰۔مذکر ہونا۔ ۱۱۔مؤنث ہونا۔ ۱۲۔معرفہ ہونا۔ ۱۳۔نکرہ ہونا۔ ۱۴۔مضاف ہونا۔ ۱۵۔مضاف الیہ ہونا۔ ۱۶۔موصوف ہونا۔ ۱۷۔مصغر ہونا۔ ۱۸۔مکبر ہونا۔ ۱۹۔منصرف ہونا۔ ۲۰۔غیر منصرف ہونا۔ ۲۱۔مسند الیہ ہونا۔ (فاعل، نائب فاعل، مبتدأ، حرف مشبہ بالفعل کا اسم، فعل ناقص کا اسم، ما اور لا مشابہ بلیس کا اسم یا لائے نفی جنس کا اسم ہونا) ۲۲۔مفعول ہونا۔ (مفعول مطلق، مفعول بہ، مفعول فیہ، مفعول لہ یا مفعول معہ ہونا) ۲۳۔ذو الحال ہونا۔ ۲۴۔تمییز ہونا۔ ۲۵۔مستثنیٰ ہونا۔ ۲۶۔مستثنیٰ منہ ہونا۔ ۲۷۔بلا تاویل مرجع ضمیر ہونا۔ ۲۸۔اسم صریح کا اس سے بدل واقع ہونا۔

(حاشیہ عبد الحکیم بر حاشیہ عبد الغفور وغیرہ)

''ذھبت ریحہ'' اس کا لفظی ترجمہ ہے: اس کی ہوا چلی گئی، لیکن اس کا مجازی معنی ہے: اس کا اثر ونفوذ ختم ہو گیا، یا اس کی طاقت کم ہوگئی، اس معنی کی تعبیر کے لئے اردو میں یہ محاورہ استعمال ہوتا ہے: اس کی ہوا اکھڑ گئی، قرآنِ کریم میں یہ محاورہ اسی مجازی معنی میں وارد ہوا ہے: ''وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ'' ترجمہ: آپس میں جھگڑا مت کرو (اگر ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی / تمہاری طاقت وقوت جاتی رہے گی۔ (عربی محاورات، ص ۳۸)

Scanned by CamScanner

الفاظ معمولہ

وہ الفاظ جو کلام میں کسی عامل کے معمول واقع ہوتے ہیں: ۱۔فاعل (عام فعل کا فاعل، فعل تعجب کا فاعل، اسم فعل کا فاعل، فعل مدح کا فاعل، شبہ فعل یعنی اسم فاعل، صفتِ مشبہہ، اسم تفضیل اور مصدر کا فاعل) ۲۔نائب الفاعل (فعل مجہول کا نائب الفاعل اور اسم مفعول کا نائب الفاعل) ۳۔مبتدا۔ ۴۔خبر (مبتدا کی خبر، فعل ناقص کی خبر، فعل مقاربہ کی خبر، ماولا مشابہ بلیس کی خبر، لائے نفی جنس کی خبر اور حرف مشبہ بالفعل کی خبر) ۵۔اسم (فعل ناقص کا اسم، فعل مقاربہ کا اسم، ماولا مشابہ بلیس کا اسم، حرف مشبہ بالفعل کا اسم اور لائے نفی جنس کا اسم) ۶۔مفعول بہ (فعل معروف ومجہول، فعل تعجب، اسم فعل اور شبہ فعل یعنی اسم فاعل، اسم مفعول اور مصدر کا مفعول، اور منصوب بحرف النداء یعنی منادی نکرہ، منادی مضاف اور منادی مشابہ مضاف) ۷۔مفعول مطلق۔ ۸۔مفعول فیہ۔ ۹۔مفعول لہ۔ ۱۰۔مفعول معہ۔ ۱۱۔حال۔ ۱۲۔تمییز (تمییز عن المفرد اور تمییز عن النسبۃ) ۱۳۔مستثنیٰ۔ ۱۴۔مضاف الیہ (عام اسم کا مضاف الیہ، صفت کا مضاف الیہ، کم خبریہ کا مضاف الیہ) ۱۵۔مجرور بحرف جر۔ ۱۶۔فعل مضارع۔ ۱۷۔الفاظ مذکورہ بالا میں سے کسی بھی لفظ کا تابع (صفت، معطوف، تاکید، بدل اور عطف بیان)

(نحو میر، شرح مائۃ عامل ملخصا)

واو کی قسمیں

۱۔ واو عاطفہ: وہ واو جس کا مابعد مفرد یا جملہ ماقبل پر معطوف ہو: جَاءَ زَيْدٌ وَخَالِدٌ، جَاءَ بَكْرٌ وَجَلَسَ فِي الصَّفِّ. ۲۔ واو استئنافیہ: وہ واو جس کے مابعد جملے کا ماقبل سے ترکیبی تعلق نہ ہو: وَاتَّقُوا اللهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللهُ. ۳۔ واو اعتراضیہ: وہ واو جو جملہ معترضہ کے شروع میں ہو: إِنَّنِي وَاللهُ يَعْلَمُ حَرِيصٌ عَلَى صَدَاقَتِكَ. ۴۔ واو حالیہ: وہ واو جو جملہ حالیہ کے شروع میں ہو: سَارَ خَالِدٌ وَيَدَاهُ فِي جَيْبِهِ، جَاءَ بَكْرٌ وَقَدْ ظَهَرَ بَشَاشَةٌ عَلَيْهِ. ۵۔ واو معیت: وہ واو جو مفعول معہ کے شروع میں ہو، اسی طرح وہ واو جس کے بعد أَنْ مقدر ہوتا ہے: سِرْتُ وَالْجَبَلَ، لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَهُ. ۶۔ واو قسم: وہ واو جو مقسم بہ کے شروع میں ہو: وَاللهِ لَأُكْرِمَنَّكَ. ۷۔ واو رُبَّ: وہ واو جو رُبَّ کے معنی میں ہو (یہ شبیہ بالزائد ہوتا ہے جو اسم کو صرف لفظاً جر دیتا ہے اور اس کا مُتعلَّق بھی نہیں ہوتا): وَلَيْلٍ كَالْقِيَامَةِ يَمُرُّ بِالْعَاشِقِ. ۸۔ واوِ جماعت: وہ واو جو فعل ماضی، مضارع، امر اور نہی میں جمع مذکر کی ضمیر مرفوع متصل ہوتی ہے: ذَهَبُوْا، يَذْهَبُوْنَ، اِذْهَبُوْا، لَا تَذْهَبُوْا. ۹۔ واو علامت رفع: وہ واو جو جمع مذکر سالم اور اسمائے ستہ پر حالت رفعی میں آتا ہے: جَاءَ الْمُعَلِّمُوْنَ وَأَخُوْكَ. (المنہاج فی القواعد والاعراب: ۳۴۰ تا ۳۴۴ بتصرف)

1. "اطلق له العنان" کھلی چھوٹ دے دی، ڈھیل دے دی۔ اطلق زید العنان لاولاده تتصرف کیف تشاء، زید نے اپنی اولاد کو کھلی چھوٹ دے رکھی ہے کہ جو چاہیں کریں۔ (عربی محاورات، ص ۹۷)

2. "اغمض عينيه عن..." چشم پوشی کی، نظرانداز کیا۔ لا ينبغي ان نغمض اعيننا عن اخطاء نا، یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اپنی غلطیوں کو نظرانداز کریں۔ (عربی محاورات، ص ۹۸)

عربی کا محاورہ ہے: "مــات حتف انفــہ" اہل زبان اس کا مجازی معنی سمجھتے ہیں، یعنی بغیر کسی ظاہری سبب یا مرض کے اس کا انتقال ہو گیا (طبعی موت مر گیا)، لیکن اگر اس کا لفظی ترجمہ کر دیں تو یہ ہوگا کہ وہ اپنی ناک کی موت مر گیا، یہ اردو میں بالکل بے معنی ہے۔ (عربی محاورات، ص ۶۴)

محاورہ خواہ کسی زبان کا ہو اس سے ہمیشہ حقیقی معنی کی بجائے مجازی معنی مراد ہوتا ہے، اہل زبان تو اپنے محاورات کے مجازی معنی خوب سمجھتے ہیں مگر غیر زبان والے کو اس کا معنی سمجھنا دشوار ہوتا ہے، یہ معنی کبھی سیاق وسباق سے سمجھ میں آجاتا ہے اور بعض وقت سیاق وسباق بھی اس مجازی معنی کے فہم میں غیر معاون ثابت ہوتا ہے، اردو کے محاورے میں ہم کہتے ہیں: ''اس کا دل باغ باغ ہو گیا'' اس کا معنی ہم سمجھتے ہیں کہ یہ فرحت وانبساط میں مبالغہ کے لیے استعمال ہوتا ہے، یعنی ''وہ بہت خوش ہوا'' اگر آپ اس کا عربی میں لفظی ترجمہ کر دیں تو یہ ہو گا کہ ''اصبح قلبه حديقة حديقة'' ظاہر ہے کہ عربی کا بڑے سے بڑا ادیب بھی اس کا معنی سمجھنے سے قاصر رہے گا۔ (عربی محاورات، ص ٦٤)

طالب دعاء

عبدالرحمن المدني العطاري

مدرس جامعة المدينة